

تشیع وتجهیز شہدائے کربلاء

<?xml encoding="UTF-8">

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين سيدنا وسندنا ومولانا ومولى الثقلين
جد الحسن والحسين ابى القاسم المحمد المصطفى واله الطيبين الطاهرين المعصومين المظلومين المنتجبين
والسلام على عباد الله الصالحين و لعنة الله على اعدائهم اجمعين من الاولين والآخرين.

"لَقَدْ عَجَبْتَ مِنْ صَبْرِكَ مَلَائِكَةُ السَّمُوتِ"

تحقیق آپکے صبر کے مظاہرہ سے ملائکہ آسمان بھی محو حیرت ہیں " (حضرت قائم (عج)

”“

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ :

"لِكُلِّ شَيْءٍ ثَوَابٌ إِلَّا الدَّمْعَةَ" یعنی ہر شے کے ثواب کی حد ہے سوائے آنسو کے "

یعنی یہ کہ ہر شے کا ثواب لکھا جاتا ہے سوائے آنسو کے کہ انکا ثواب لکھنے سے باہر ہے۔

حدیث میں ہے جو شخص مومن کو غسل دے خدا اس کے بدن سے تمام گناہ اس طرح دھو دیگا جس طرح

وہ شکمِ مادر سے پیدا ہوا تھا بشرطیکہ قربت کی نیت ہو۔

نیز یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص ایک مردِ مومن مسلمان کو کفن دے تو گویا وہ قیامت تک کے لیے اسکو

لباس پہناتا رہا

اور

جو شخص ایک مومن کی قبر کھودے خدا اسکو جنت میں گھر دیگا

اور

جو شخص ایک مومن کے جنازہ کی مشایعت کرے تو جب مومن قبر میں سوتا ہے اسے ندا پہنچتی ہے کہ خدا

کی طرف سے پہلا عطیہ یہ ہے کہ تیرے تشیع کرنے والوں کو میں نے بخش دیا

اور

جو شخص مومن کے جنازے کو اٹھائے اور ترتیب وار چاروں پایوں کے نیچے کندھا دے اس کے تمام گناہ بخشے

جاتے ہیں اور ایک پائے کے نیچے کندھا دینے سے اس کے پچیس 25 سال کے گناہانِ کبیرہ بخشے جاتے ہیں

اور

جو شخص مومن کی قبر پر پشتِ دست سے خاک گرائے تو اس خاک کے ہر ذرہ کے مقابلہ میں اس کے نامہ

اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے

اور

جو شخص ایک یتیم کو تسلی دے خدا اس پر درود و سلام بھیجتا ہے۔

یہ تو ایک عام مومن کے لیے ہے اور اگر مومن کامل ہو

پھر مسافر بھی ہو پھر مظلوم بھی ہو پھر شہید بھی ہو بلکہ سیدالشہداء (علیہ السلام) ہو تو کیا اس کے لیے یہی مناسب ہے کہ تین روز تک اسکی لاش بے دفن صحرا میں پڑی رہے؟؟؟؟ میدانِ کربلا میں آج تیسرا روز ہے کہ متعدد لاشیں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک حسین ابن علی ، کسی طرف علی اکبر ، علی اصغر اور کسی طرف عباس ، قاسم و عون و محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ قاعدہ یہ ہے کہ میت کے لیے آواز دی جاتی ہے لیکن ہائے ان شہیدوں کا کوئی نہ تھا جو ان کے لیے آواز کرتا۔ البتہ علی (ع) کی شہزادی (س) نے جب لاشوں سے جُدا ہونا چاہا تو مہلت نہ ملی کہ کچھ کہتیں ہاں اتنا ہی کہا کہ "أَمَّا فِيكُمْ مُسْلِمٌ" کیا تم میں مسلمان کوئی نہیں؟

اب ان مقدس لاشوں کی تجہیز معنوی کے لیے عالیہ بی بی سلام اللہ علیہا کی نیابت میں ہم ندا بلند کرتے ہیں۔ حضرت ابوذر کی صاحبزادی کے کلمات سے جبکہ حضرت ابوذر صحرائے ربذہ میں کوچ کر گئے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ابوذر عالمِ جلاوطنی میں تنہا اپنی بیٹی کے ہمراہ گھاس کی تلاش میں جنگل میں گئے تاکہ خود کھائیں آپ بیمار بھی تھے پس حالتِ موت طاری ہو گئی۔ بیٹی نے باپ کے سرہانے ریگ صحرا کو اکٹھا کر کے سرہانہ بنایا اور عرض کی بابا جان اس جنگل میں تیری لاش سے میں کیا کرونگی؟ آپ نے فرمایا اے دختر مجھے پیغمبر (ص) نے میری موت کی خبر دی تھی۔ بس ایک جماعت عراق سے آئیگی اور میری تجہیز کا سامان وہی کریں گے۔ راستہ پر بیٹھ جانا اور انکو اطلاع دینا۔ ابوذر قبلہ رُخ ہو گئے اور اس عالمِ فانی سے کوچ کر گئے۔ بیٹی نے باپ کی لاش پر عبا کو پھیلا دیا اور باپ کی وصیت کے مطابق راستہ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے بعد قافلہ آتا دیکھا ان میں ابن مسعود ، مالک اشتر اور دیگر صحابہ بھی تھے۔ ابوذر کی بیٹی نے آواز دی اے اللہ کے بندوں ! صحابی رسول حضرت ابوذر کا اس جنگل میں بعالمِ غربت انتقال ہو گیا ہے۔ میرا کوئی نہیں ہے جو باپ کی تجہیز و تکفین میں میری امداد کرے ابھی دو گھنٹے ہوئے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اہلِ قافلہ نے جونہی یہ خبر وحشت اثر سنی سواریوں سے اتر پڑے اور حضرت ابوذر کی لاش پر پہنچے اور ابوذر کے کفن میں ایک دوسرے سے نزاع کرنے لگے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ اس مقدس صحابی رسول کو کفن میں دوں۔

آج میں آواز دیتا ہوں اے مسلمانوں ! کربلا میں حسین ابن علی علیہما السلام کی لاش بے دفن و بے کفن ہے علی اکبر کی لاش ہے عباس کی لاش ہے علی اصغر کی لاش ہے قاسم ، عون و محمد و اصحاب حسین (صلوات اللہ علیہم) کی لاشیں ہیں۔

یہ سب عالمِ مسافرت میں بے جرم و گناہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ عمر سعد ملعون نے اپنے مقتولین کا جنازہ بھی پڑھا اور انہیں دفن بھی کیا لیکن حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں دفن کرنے والا کوئی نہیں۔ آج میں جسکی طرف سے ندا کر رہا ہوں وہ ایک اور مصیبت میں گرفتار ہے۔

یہ نہ خیال کرنا کہ ان لاشوں کی تجہیز کسی نے نہیں کی بلکہ جو تجہیز انکی ہوئی وہ آج تک کسی کی نہ ہو سکی۔ آج تقریباً 1376 سال ہو چکے ہیں۔ لوگ اب تک انکی تجہیز میں برابر مشغول ہیں۔ انکی تجہیز میں خدا ، رسول اور ملائکہ کرام سب شامل ہیں۔ انکے اہلبیت (ع) نے اپنے مخصوص حالات میں تجہیز کی اور تمام مخلوق نے انکی تجہیز میں حصہ لیا۔

*- خدا کی تجہیز سے مراد : ایک نورِ ساطع انکے ہمراہ تھا۔ چنانچہ ایک اسدی روایت کرتا ہے کہ میں نے جسموں میں ایک جسم دیکھا جو مثلِ آفتاب کے روشن تھا۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں بالاخانہ پر بیٹھا تھا میں نے کمرہ کی کھڑکی سے دیکھا کہ اندر ایک نور داخل ہوا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حسین ابن علی (ع) کا سرِ مطہر تھا اور اسکا نور تھا اور ان پر اللہ کا درود و سلام ہے۔ چنانچہ ہر ایک کہتا ہے

"صلى الله عليك يا ابا عبدالله"

بلکہ کہا جاتا ہے کہ

"صلى الله على الباكرين على الحسين"

یعنی حسین (ع) پر بلکہ حسین (ع) پر رونے والوں پر بھی اللہ کی طرف سے درود و سلام ہے۔
ان ارواحِ مقدسہ کی روحیں خداوندِ کریم نے اپنے یدِ قدرت سے قبض کیں۔

*** تجہیزِ نبوی (ص)**

یہ ہے کہ حضور (ص) چالیسویں تک اس لاش کی تشیع کرتے رہے اور حسین (ع) کی قبر مبارک کو خود اپنے ہاتھوں سے کھودا۔ چنانچہ اسی روز جب بنی اسد آئے اور حضرت سجاد علیہ السلام بھی بہ اعجازِ امامت وہاں پہنچے تو جونہی بنی اسد نے کلنگ زمین پر مارا تو کھودی ہوئی قبر موجود پائی۔ جب ام سلمہ (رض) کو عالمِ خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا تو دریافتِ حال پر جواب دیا ! میں حسین علیہ السلام کی قبر کھودتا رہا ہوں اور فرمایا

"ماذلت التقط دمائهم"

اور ان کا پاک خون اپنے ہاتھوں پر روکتا رہا ہوں"

*** - تجہیزِ ملائکہ :**

وقتِ شہادت آپ کے جسدِ اطہر کو پانچویں آسمان پر لے گئے جہاں علی (ع) کی صورت وجود ہے اور پھر واپس لائے اسکی وجہ معلوم نہیں اور معنوی طور پر چشمہ تسنیم سے پانی لائے اور ان پاک جسموں کو غسل دیا اور کفن پہنایا۔

*** تجہیزِ سیدالشہداء (ع) :**

آپ خود اپنی تجہیز فرما رہے تھے اور اپنی قبر کی خود نشاندہی فرماتے تھے۔ چنانچہ ام سلمہ (رض) سے فرمایا "من ذایکون ساکن حفرتی" اور آخری وقت میں اپنی ہمیشیر سے فرمایا

"ائتینی بثوبٍ عتیقٍ لایرغبُ فیہ احدٌ"

مجھے پرنا لباس لادیجئے جسے کوئی پسند نہ کرتا ہو"

جب وہ لایا گیا تو آپ نے اسکو بھی جگہ جگہ سے پارہ پارہ کیا اور پھر اپنے جسد کو خون سے غسل دیا اور فرمایا :

"هَكَذَا حَتَّى الْقَى اللَّهُ وَ أَنَا مُخْضِبٌ بِدَمِي"

میں اپنے خون سے اپنے آپکو خضاب کر کے بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوں گا"

ہاں ہاں ! بے شک آپ کا خون خلد کا ساکن ہے۔ لوگوں نے آپ کے جسدِ اطہر کو خاک و خون میں غلطاں چھوڑ دیا آپ کے خون کا رنگ سرخ تھا اور خوشبو کستوری کی تھی۔

*** تجہیزِ اہلبیت (ع) :**

یہ تھی کہ لاشوں پر پہنچ کر خود کو لاشوں پر گرادیا اور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں سے غسل دیا اور کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک تشیع کی۔

*تجهیزِ تمام مخلوق :

شہادت کے بعد صحرا کے تمام جانور آئے وحوش و طیور آئے بلکہ ہوا نے آکر سامانِ تجهیز کیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا تھا "میرے ماں باپ قربان ہوں حسین علیہ السلام پر جو کوفہ کے قریب شہید ہونگے۔ گویا میں دیکھتا ہوں کہ وحوشِ صحرا نے اپنی گردنیں اسکی قبر پر لمبی کی ہیں اور رو رہے ہیں اور ساری رات صبح تک ماتم کرتے رہے ہیں" جب یہ وقت آجائے تو ظلم نہ کرنا۔

* تجهیزِ بنی اسد :

ہاں اس دن بنی اسد بھی آئے۔ وہ زمینِ کربلا سے کچھ فاصلے پر اپنی کھیتیوں میں تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکی عورتوں نے غیرت دلائی اور کہا کہ اگر تمہیں ابن زیاد (ملعون) کا ڈر ہے تو ہم جاکر ان پاک بدنوں کو دفن کرتی ہیں۔ پس وہ لوگ ابن زیاد ملعون کے خوف سے اس طرح آئے کہ کچھ لوگوں کو حفاظت کے لیے ادھر ادھر کھڑا کر دیا۔ اسی اثنا میں دیکھا کہ ایک سوار نمودار ہوا جو کوفہ کی طرف سے آتا دکھائی دیا پس وہ گھوڑے سے اترے اور حالتِ رکوع کی طرح کمر جھکا کر حسین علیہ السلام کی لاش پر گئے اور لاش سے لپٹ گئے لاش کو بوسے دیتے تھے خوشبو سونگھتے تھے اور اس قدر روئے کہ تحت الحنک آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ بنی اسد سے دریافت کیا کہ تم لوگ کیوں آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ لاشوں کے دفن کے لیے آئے ہیں پس حکم دیا کہ انکی قبریں کھودو اور یہ بتاتے گئے کہ اسکو پہلے اور اسکو بعد میں بالترتیب قبروں میں اتارو۔ پھر وہ آپ کی مدد کے لیے لاش حسین (ع) پر آگئے لیکن آپ نے دھیمی آواز میں انکو کہا تم سب ہٹ جاؤ اس لاش کو میں خود تنہا دفن کرونگا وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی آپ تنہا کس طرح دفن کریں گے حالانکہ ہم سب کوشش کرچکے لیکن اس کے بدنِ مطہر کے ایک عضو کو بھی ہم حرکت نہیں دے سکتے تو آپ سخت روئے اور فرمایا کہ اس معاملہ میں میری امداد کرنے والے موجود ہیں۔ پس اپنے دونوں ہاتھ لاشِ مطہر کی کمر کے نیچے رکھے اور زبان پر یہ کلمات جاری فرمائے :

"بسم الله و بالله وعلى ملة رسول الله هذا ما وعد الله ورسوله وصدق الله ورسوله ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم"

پس تنہا لاشِ مطہر کو قبر میں اتارا اور کسی کو ہاتھ تک نہ لگانے دیا پھر اپنے رخسار کو گلوئے بریدہ پر رکھا اور بہت دیر تک روئے اور یہ الفاظ کہے :

"طوبى لارض تضمنت جسدك الشريف اما الدنيا فبعدك المظلة و اما الآخرة فبنورك مشرقه اما الحزن فسرمد والليل فمسهد حتى يختار الله لى دارك التى انت مقيم فيها فعليك منى السلام يابن رسول الله ورحمة الله وبركاته"

یعنی پاک ہے وہ زمین جس نے تیرے پاک جسم کو اپنی گود میں لیا ہمارے لیے تیرے بعد دنیا تاریک ہو گئی اور آخرت تیرے نور سے روشن ہو گئی میرا غم دائمی ہوگا اور رات بیداری میں گزرے گی یہاں تک کہ خدا میرے لیے وہ گھر اختیار کرے جس میں آپ مقیم ہیں۔ پس اے فرزندِ رسول میرا سلام قبول ہو" اس کے بعد قبر کو بند کر دیا پھر اپنے دستِ مبارک کو قبر پر رکھا اور انگشتِ مبارک سے قبر کے اوپر یہ الفاظ لکھے :

"هذا قبر حسين بن علي بن ابي طالب الذى قتلوه عطشاً غريباً"

یہ حسین بن علی بن ابی طالب (ع) کی قبر ہے جن کو لوگوں نے عالمِ مسافرت میں پیاسا کر کے شہید کیا" اسکے بعد حضرت عباس علیہ السلام کی قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور لاش سے خطاب کیا :

"علی الدنيا بعدك العفا یا قمر بنی هاشم"

اے قمر بنی هاشم تیرے بعد دنیا پر خاک ہے"

لاشوں کے دفن سے فارغ ہو کر بنی اسد سے فرمایا اگر کوئی زائر آیا تو انکو قبروں کی نشاندہی کرنا۔ انہوں نے عرض کی تجھے قسم اس جسم مطہر کی جسکو آپ نے تنہا دفن کیا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں تمہارا چوتھا امام علی بن حسین (ع) ہوں انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ آپ ہمارے چوتھے امام ہیں تو فرمایا ہاں اور آنکھوں سے غائب ہو گئے لیکن تجہیز نہ کرسکے کیونکہ جو اشرف اعضاء ہے وہ چالیس روز تک نوکِ سناں پر رہا۔

ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم

((انا لله وانا اليه راجعون الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اي منقلبٍ ينقلبون))